حُسنِ انتقاد

تبصرہ کے لیے دو کتابوں کا آنا ضروری ہے

● کتاب: شرح شمائل ترمذی جلد دوم — مؤلف: مولانا عبدالقیوم حقانی

ملنے کا پتا: القاسم اکیڈمی، جامعہ ابوہریرہ۔ برانچ پوسٹ آفس خالق آباد نوشہرہ

حدیث کی خدمت کرنے والے محدثین میں امام ترمذیؒ کا نام صف اوّل کے محدثین میں شمار ہوتا ہے۔ ان کی کتاب شمائل ترمذی میں حضور ﷺ کے خصائل حمیدہ کا تذکرہ مثلاً عبادات میں انہماک، لباس کی وضع قطع، خوشبو کا استعمال، کھانا کھانے کی کیفیت، کھانے میں آپ ﷺ کو کیا پسند تھا، اپنے رب کے حضور گریہ زاری کا طرزِ عمل، گویا حضور ﷺ کی ہر ایک ادا کا ذکر کیا گیا ہے۔ جس کی عربی اردو میں بڑے علماء نے شروح لکھی ہیں۔

ہمارے محترم مولانا عبدالقیوم حقانی نے بڑی محنت شاقہ سے تمام شروح کو سامنے رکھ کر اکابر علماء دیوبند کے طرز اور مسلک ومزاج کے عین مطابق شمائل ترمذی کی شرح لکھ کر حدیث کے خدام میں اپنا نام رقم کرا لیا ہے۔ یہ کتاب لغوی تحقیق، متعلقہ موضوع پر مضبوط دلائل، روایت حدیث کے مستند تذکرہ کے علاوہ کئی ایک علمی خوبیوں سے مرصع ہے۔

علماء، مدرسین، دورۂ حدیث کے طلباء اور حدیثِ رسول ﷺ سے محبت رکھنے والے پڑھے لکھے حضرات کے لیے یکساں مفید ہے۔ اسوۂ رسول کریم ﷺ کو سمجھنے کے لیے مینارۂ نور ہے۔ (تبصرہ: مولانا محمد مغیرہ)

● صلیبی دہشت گردی اور عالم اسلام (انٹرویوز مولانا سمیع الحق) — مرتب: مولانا عبدالقیوم حقانی

ضخامت: ۵۲۰ صفحات قیمت: ۲۴۰ روپے ناشر: القاسم اکیڈمی، خالق آباد۔ نوشہرہ (سرحد)

مولانا سمیع الحق کی ذاتِ گرامی ہر اعتبار سے شہرت کی حامل ہے۔ زیرِ نظر کتاب مولانا کے انٹرویوز کا مجموعہ ہے۔ جس طرح ان انٹرویوز میں موضوعات کو وسیع تر تناظر میں دیکھا گیا ہے اسی طرح اس کتاب کا نام رکھتے ہوئے وسعت کو نظر انداز نہیں کیا گیا۔

کتاب کا نام ہے:

''اکیسویں صدی کی پہلی جنگ، معرکۂ صلیب وطالبان، صلیبی دہشت گردی اور عالم اسلام، طالبان افغانستان کے تناظر میں''

سرورق پر ایک وضاحتی نوٹ بھی دیا گیا ہے تاکہ موضوع مزید واضح ہو جائے۔

''جہادِ افغانستان، تحریک طالبان، ملا محمد عمر، اسامہ بن لادن، جہاد اور دہشت گردی، نظام شریعت سے مغرب کا بے جا خوف، دینی مدارس بالخصوص دارالعلوم حقانیہ، اسلام کے بارے مغرب کی لاعلمی اور غلط فہمیاں، امریکی اور مغربی دنیا

کے عزائم اور مسلم اُمہ پر جارحانہ یلغار، سقوطِ بغداد، مسئلہ فلسطین و کشمیر اور پاکستان کی ایٹمی صلاحیت جیسے اہم وحساس وقومی وبین الاقوامی موضوعات کے تناظر میں عالمی اور مغربی میڈیا سے مولانا سمیع الحق مدظلہ کا دوٹوک مکالمہ۔‘‘

اس کتاب کے مرتب مولانا عبدالقیوم حقانی اور ان کے معاون مولانا عرفان الحق حقانی ہیں اور ’’اعتراف و شہادت‘‘ کے عنوان سے (ملک کے معروف نڈر صحافی) جناب عرفان صدیقی نے لکھ کر کتاب میں شمولیت کا ثواب حاصل کیا ہے۔

مرتب اپنے ’’پیش لفظ‘‘ میں مولانا کے بارے لکھتے ہیں:

’’جب بھی اظہارِ حق، اعلاءِ کلمۃ اللہ اور دعوتِ اسلام کے سلسلے میں انہیں کسی بھی فورم پر بات کرنے کا موقع ملا ‘موصوف نے ڈنکے کی چوٹ پر اظہارِ خیال فرمایا۔‘‘

’’مولانا مدظلہ نے ہمیشہ واضح اور دوٹوک موقف اپنایا اور کفر کے سینے پر ہمیشہ مونگ دَل کر تاریخی کردار ادا کیا۔‘‘

’’اس وقت حضرت مولانا سمیع الحق مدظلہ کی عمر تقریباً ساٹھ (۶۰) سال سے زیادہ ہے لیکن ان کی مستعدی وتوانائی کا یہ عالم ہے کہ ان کے شب وروز یوں گزرتے ہیں کہ صبح کو وہ اسلام آباد میں ہیں، دوپہر کو لاہور میں اور شام کو کسی تقریب یا مذہبی جلسے کی صدارت کر رہے ہوتے ہیں۔‘‘

اب ہم مولانا کی گفتگو سے چند اقتباس پیش کرتے ہیں:

بی بی سی اور شکاگو ٹریبون امریکہ سے گفتگو۔ ۱۹۹۸ء

س: پاکستان بنانے کا بنیادی مقصد کیا تھا؟

ج: پاکستان اس لیے بنایا گیا تھا کہ یہاں ہماری ایک الگ اسلامک اسٹیٹ ہوگی۔ اس کا ایک نظریہ ہوگا۔ نظریات کی بنیاد پر یہ بنا ہے۔ قائداعظم محمد علی جناح کہتے تھے کہ پاکستان کا مطلب یہ ہے کہ ہمارا اپنا ایک نظام ہوگا جو اسلامی ہوگا۔ قرآن وسنت پر مبنی ہوگا تو ۵۳ سال گزر گئے ہیں اور ہم مسلسل اس جدوجہد میں ہیں کہ یہاں شریعت لاء آجائے کیونکہ ہمارے کوئی نظام ہے ہی نہیں۔

ڈیلی ٹیلی گراف سے گفتگو:

اسلام ایک ایسی فلاحی اسٹیٹ کا تصور پیش کرتا ہے اگر ان کو موقع دیا گیا تو ساری دنیا اس کی تقلید کرے گی۔ پرسوں یہاں ایک ڈاکٹر وسکالر علامہ محمد اقبال کا بیٹا جاوید اقبال جو سیکولر ذہن کا حامل اور آزاد خیال قسم کا بندہ ہے‘ وہ مختصر دورے پر وہاں (افغانستان) گیا تو واپسی پر یہاں پر مجھے ملنے رکا تو مجھے اور طالبان کو کہا اور مدرسہ میں بھی تقریر میں کہا کہ اس طرح تو پوری دنیا میں ایک مثالی امن قائم ہو سکتا ہے۔

روزنامہ اوصاف۔ ۱۲ر نومبر ۲۰۰۱ء

س: نوابزادہ نصر اللہ خاں کب سے جہادی ہوئے؟